گولی کسی مسئلے کا حل نہیں

اگر چوکیدار مالک پر بندوق تان لے تو اس کا ممکنا حل ہے کہ مالک موقع کی نزاکت دیکھتے ہوئے ہتھیار ڈال دے یا اس کے ہمدرد پیچھے سے چوکیدار کے سر میں گولی مار دیں اور مالک کو آزاد کرالیں؟ کیا مالک کی آزادی مسئلہ کا دیرپا حل ہو سکتا ہے؟ اس سوال کو سمجھنا اس کا حل نکالنا ضروری ہے کہ گولی کسی مسئلہ کا حل نہیں بلکہ انار کی اور تباہی کا آغاز ہے۔ بعد میں ایسا غدر پچے گا جو کسی سے بھی سنبھالا نہیں جائے گا اور ایک لامتناہی گوریلا جنگ سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ چوکیدار کے بندوق اٹھانے کے پیچھے کیا محرکات، یا وجوہات تھیں؟ اس کی ذاتی، معاشی، سیاسی، مقامی یا بین الاقوامی قوتوں کا دباؤ وغیرہ وغیرہ ان محرکات کو جانے بغیر کوئی پایدار حل نہیں مل سکتا۔

اس وقت پاکستان قیادت کے مسئلے سے دوچار ہے اس لیے نئی قومی قیادت کو اجازت دیے بغیر ملک کو اس پاتال سے نہیں نکالا جا سکتا۔ خاص طور پر موجودہ سیاسی پارلیمانی نظام کے تحت اہل افراد کو لانانا ممکن ہے۔ لہذا اس وقت انتخابات کا انعقاد قومی وسائل کو ضائع کرے گا اور نا اہل افراد کو دوبارہ قومی قیادت میں آنے کا ایک اور موقع فراہم کرے گا جو کہ قیام پاکستان کے مقصد کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہو گا۔

پاکستان اسی وقت آزاد ہو گا جب ہم اپنا مقامی معاشی، سیاسی اور جمہوری نظام قائم کریں گے جو اخلاقی اقدار پر مبنی ہو جسے ہمارا مذہب اور معاشرہ قبول کرتا ہے۔ ہم ایسا مغربی جمہوری نظام نہیں چاہتے جس میں صرف لوگوں کا شمار ہو اور اخلاقی اقدار کا احترام نہ ہو۔ جب تک ہم معیشت، سیاست اور انتظامیہ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے ہم غلام ہی رہیں گے۔ فرق صرف اس بات میں پڑے گا کہ ہم کچے ڈھانچے سے نکل کر پختہ ڈھانچے کے قیدی بن جائیں گے۔ اس وقت پاکستان میں ایک اخلاقی اقدار پر مشتمل قومی ٹیکنو کریٹ حکومت بنائی جائے جو صرف 3 سال کے اندر پاکستان کے لئے مندرجہ ذیل کام کرے۔

1۔ سود سے پاک معاشی نظام۔

2۔ اخلاقی اقدار پر مشتمل سیاسی نظام۔

3۔ اخلاقی اقدار پر مشتمل انتظامی ڈھانچہ تیار کرے۔

نئی قومی ٹیکنو کریٹ حکومت ان 15 افراد پر مشتمل ہو جو اخلاقی طور اعلیٰ کردار کے مالک ہوں۔ فوری طور پر ملک کے جتنے ڈویژن ہیں ان کے کمشنرز علاقے میں امن و سکون، ترقی اور ناکامی کے ذمہ دار اور اپنی کارکردگی کی بنیاد پر سزا و جزا کے مستحق ہوں گے۔ عدلیہ ٹھوس ثبوت اور دلیل کی بنیاد پر فیصلے کرے گی، نہ کہ اکثریت کی بنیاد پر۔ قومی سلامتی اور ملک کی اندرونی و بیرونی سرحدوں کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری افواج کے سر ہوتی ہے۔ اس لئے افواج کسی بھی ملک کی ریڑھ کی ہڈی تصور ہوتی ہیں اس کی کمزوری یا ناکامی ریاست کی کمزوری یا ناکامی ہوتی ہے۔ اس لئے موجودہ دور کے جدید تقاضوں کے مطابق ریاستی امور اور بین الاقوامی تعلقات کی بہتر انجام دہی میں افواج کا کردار، اثر و رسوخ اور اہمیت دوسرے تمام اداروں سے زیادہ ہوتا ہے۔

3 سالہ کارکردگی کے جائزے کے بعد آنے والی قومی حکومت کا انتخاب ہر 5 سال بعد کیا جائے گا۔ اگر پاکستان بحیثیت قوم دنیا کے نقشے پر قائم رہنا چاہتا ہے تو ہمیں اگلے پانچ سالوں کے لیے اپنا متبادل تیار کرنا ہو گا۔ اس عرصے میں اگر ہم اس معیار کے 15 افراد پیدا کرنے میں ناکام رہے تو ہمیں بحیثیت قوم خود کشی کر لینی چاہیے۔ یہ 26 کروڑ غلام دستیاب ہیں جسے چاہے بیچ دیا جائے اور کوئی نہیں پوچھے گا۔

ارشاد نعیم چوہدری کویت